

رویت ہلالِ علمِ حدیث کے نقطہ نظر سے

ایک اور ماہرِ فن کی تصریحات

— (۲) —

سوال ۵۔ مطلع کے اعتبار سے برصغیر ہند و پاکستان ایک وحدت ہے یا نہیں؟ اگر اس میں بھی

مطالع مختلف ہیں تو ان علاقوں کو بیان کر دیں جن میں رویت مختلف ہو سکتی ہے؟

جواب۔ برصغیر پاکستان و ہند کو ایک وحدت اس لیے قرار نہیں دیا جاسکتا کہ رویت ہلال کے لیے

مطلع کا بنیادی فرق شرقاً غرباً ہوتا ہے۔ اس برصغیر میں ہندوستان کا علاقہ مغربی پاکستان سے مشرق میں واقع

ہے، چنانچہ یہ ممکن ہے کہ اگر کسی شام کو نیا چاند دکھائی دینے کی ابتدائی نوبت پڑوچستان کے مغربی حصے میں کسی

جگہ پہنچے تو مغربی پاکستان میں تو بہر حال رویت کا اعلان ہوگا، لیکن اس صورت میں اس بات کا امکان نہیں

ہے کہ نیا چاند ہندوستان میں بھی دکھائی دے خواہ وہ مغربی پاکستان کی سرحد کے قریب والا ہی علاقہ کیوں نہ

ہو۔ اسی طرح فرض کیجیے کہ کمرہٴ قمر رویت کی نوبت پر شمالی ہندوستان کے مغربی علاقوں میں پہنچتا ہے تو اس

صورت میں مغربی پاکستان میں تو نیا چاند زیادہ واضح نظر آئے گا، لیکن مشرقی پاکستان میں رویت نہیں ہوگی۔

اس طرح اس پورے برصغیر کو رویت ہلال کے لیے ایک وحدت قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ ہر ماہ مطالع رویت

مختلف ہوتے ہیں، لہذا وہ علاقے متعین نہیں کیے جاسکتے جن میں ہر چھینے رویت متحد یا مختلف ہوگی۔

چونکہ اس طرح مغربی اور مشرقی پاکستان کے درمیان بھی فرق ہو سکتا ہے اس لیے یہ بات طے کرنا علما

کرام کی صوابدید پر منحصر ہے کہ ان دو علاقوں کے درمیان بعض جہینوں میں رویت کے ایک دن کے ممکنہ فرق

کو دور کرنے کے لیے آیا وہ کسی اور قیاس پر کوئی اجتہاد کر سکتے ہیں یا یہ کہ آیا کوئی ایسی کوشش ضروری بھی ہے؟

سوال ۶۔ برصغیر کے ساتھ مشرق و مغرب میں کتنا علاقہ ایسا ہے جہاں کی رویت برصغیر کی

رویت کے مطابق ہو سکتی ہے؟

جواب: چونکہ کرۂ ارض کو متعین طور پر ایسے علاقوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا جن کے مطالع متحد یا مختلف ہوں اس لیے اس کا تعین بھی نہیں ہو سکتا کہ برصغیر کے ساتھ مشرق و مغرب میں کتنا علاقہ ایسا ہو سکتا ہے جہاں کی رویت یا عدم رویت برصغیر کے مطابق ہو۔ جیسا کہ سوال ۱۲ کے جواب میں بتایا جا چکا ہے، مطالع رویت ہر ماہ بدلتے رہتے ہیں اس لیے ہمارے اس برصغیر یا کسی بھی ملک، میں رویت ہو تو اس سے متصل مشرق میں کسی ایسے علاقے کا تعین نہیں کیا جاسکتا جہاں تک چاند دیکھا جاسکے۔ اس کا دار و مدار بنیادی طور پر اس بات پر ہوگا کہ برصغیر میں رویت کس طول البلد پر ہوتی ہے۔ اسی طرح برصغیر کے مغرب میں بھی ایسا کوئی متعین علاقہ قرار نہیں دیا جاسکتا جہاں رویت ہو تو لازماً یہاں بھی ہو۔ اس کا سبب یہ ہے کہ کسی علاقے کی رویت، مغرب کی طرف واقع تمام ملکوں کے لیے تو سند ہو سکتی ہے لیکن اس کا اطلاق مشرق کی طرف سائنسی طور پر نہیں کیا جاسکتا۔

زیر نظر سوال کا جواب ایک اور طرح سے بھی دیا جاسکتا ہے۔ رویت کے لیے مطلع کے اتحاد و اختلاف کا سوال کسی بھی ایسے مقام سے، جہاں نیا چاند دیکھا گیا ہو، مشرق کی طرف کے لیے پیدا ہوتا ہے، کیونکہ ہم جیسے مغرب کی طرف بڑھتے جائیں گے، نیا چاند زیادہ واضح دکھائی دیتا جائے گا۔ اس لیے جب اس برصغیر میں رویت ہو جائے تو اس کے مغرب میں کوئی علاقہ ایسا نہیں ہوگا جہاں نیا چاند نہ دیکھا جاسکے۔ اس طرح سوال عرض یہ باقی رہ جاتا ہے کہ اگر برصغیر میں رویت ہو تو مزید مشرق کی طرف کہاں تک ہو سکے گی۔ اس کا دار و مدار، جیسا کہ اوپر کہا گیا، اس بات پر ہوگا کہ برصغیر میں رویت کس جگہ ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ علاقہ جہاں سے کسی شام کو رویت کا آغاز ہوا ہو، اگر برصغیر کے مشرقی حدود سے کچھ دور ہو کر واقع ہوا ہے تو مزید مشرق کی طرف یعنی برما میں رویت ہلال نہیں ہوگی بلکہ بہت ممکن ہے کہ خود برصغیر میں برما کی سرحد کے قریب بھی نیا چاند دیکھا جاسکے مختصر یہ کہ اگر رویت ہلال کے ضمن میں دو بنیادی باتوں کو پیش نظر رکھا جائے تو اس قسم کے تمام سوالوں کا جواب مل جاتا ہے۔ وہ بنیادی باتیں یہ ہیں:

۱، ہر ماہ رویت ہلال کے آغاز کا منطقہ راجو شمالاً جنوباً واقع ہوتا ہے، کرۂ ارض کے مختلف طول

البلدوں پر پڑتا ہے۔

رب، جہاں سے رویتِ ہلال کا آغاز ہو اس کے مغرب میں بڑھنے پر نیا چاند زیادہ واضح دکھائی دے گا اور مشرق کی طرف رویت نہیں ہوگی۔

سوال۔ کیا یہ ممکن ہے کہ تبرصغیر کے مشرق میں مثلاً انڈونیشیا میں رویت ہو اور یہاں

نہ ہو؟

جواب۔ یہ ناممکن ہے کہ تبرصغیر کے مشرق میں رویت ہو اور یہاں نہ ہو۔ انڈونیشیا کے محل وقوع سے متعلق عام تصور یہ ہے کہ وہ تبرصغیر پاک و ہند کے مشرق میں واقع ہے جو طول البلدی نقطہ نظر سے درست بھی ہے۔ لیکن تبرصغیر کی موجودہ جغرافیائی سرحدوں کے پیش نظر، ہندوستان کے انتہائی شمال مشرقی علاقہ کا طول البلد وہی ہے جو انڈونیشیا کے جزیرہ سماٹرا کے شمال مغربی علاقے کا ہے۔ گویا انڈونیشیا کا انتہائی مغربی حصہ، ہندوستان کے انتہائی مشرقی حصے کے بالکل جنوب میں ہے۔ لہذا اگر کسی مہینے رویتِ ہلال کے آغاز کا خط جزیرہ سماٹرا کے شمال مغربی علاقے میں پڑے تو پھر رویت پر اثر انداز ہونے والے مختلف عوامل پر غور کرنا پڑے گا کہ آیا تبرصغیر کے شمال مشرقی علاقے میں بھی یہ عوامل نیا چاند دیکھے جانے کے لیے اتنے ہی سازگار ہیں یا نہیں۔ عموماً یہ عوامل جزیرہ سماٹرا کے مذکورہ علاقے کے لیے زیادہ سازگار ہو سکتے ہیں۔ لہذا یہ ناممکن نہیں ہے کہ کسی مرتبہ رویتِ ہلال سماٹرا کے انتہائی شمال مغربی علاقے میں ہو جائے اور ہندوستان کے شمال مشرقی علاقے میں نہ ہو سکے بلکہ کچھ مغرب کی طرف بڑھ کر، مثلاً مشرقی پاکستان میں ہو۔ تاہم عام طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ جب انڈونیشیا میں رویت ہو تو تبرصغیر پاک و ہند میں نئے چاند دکھائی دینا ضروری ہوگا۔

سوال۔ تبرصغیر کے مغرب میں کہاں سے ایسا علاقہ شروع ہوتا ہے جہاں یہ ممکن ہے

کہ رویت ہو اور یہاں نہ ہو؟

جواب۔ رویتِ ہلال پر اثر انداز ہونے والے عوامل اس قدر پیچیدہ ہیں کہ اس سوال کا قطعیت کے ساتھ جواب نہیں دیا جاسکتا۔ تاہم ایسا کوئی فاصلہ متعین کرنے کے لیے ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ اس فاصلے کا انحصار دو باتوں پر ہوگا۔

درا، موسمی کیفیات اور دوسرے عوامل جو اس بات پر اثر انداز ہوں گے کہ چاند اور آفتاب کے درمیان فصل کا کس قدر فرق، رویت اور عدم رویت کا فرق پیدا کر سکتا ہے (مثلاً چاند اور آفتاب کے درمیان $12 \frac{1}{2}$ درجے کے فصل اور $12 \frac{1}{2}$ درجے کے فصل کے درمیان نصف درجے کا فرق ہے)۔

(ب) اُس شام کو چاند کی رفتار۔

ان میں سے چاند اور آفتاب کے درمیان فصل کو پیش نظر رکھتے ہوئے عام طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ شمسی قمری فصل میں نصف درجے کی کمی بیشی بھی رویت اور عدم رویت کا فرق پیدا کرنے کے لیے بہت کافی ہے۔ اس کے ساتھ یہ نکتہ بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ چاند اور آفتاب کے درمیان فصل میں اس نصف درجے کی بیشی واقع ہونے سے زمینی مطلع پر طول البلد یا فاصلے کا جو فرق واقع ہوگا وہ اُس وقت کی چاند کی رفتار پر منحصر ہوگا۔ اس ضمن میں آفتاب کی روزانہ حرکت کی رعایت بھی رکھنا ہوگی جس کی وضاحت آگے سوال ۹ کے جواب میں کی گئی ہے۔ اس طرح اگر کسی شام کو چاند کی رفتار زیادہ سے زیادہ ہے تو اس کے اور آفتاب کے درمیان نصف درجے کا فصل بڑھنے میں کوئی ۱۵ منٹ لگیں گے اور اس وقفے میں زمین بحساب ۴ منٹ فی درجہ اپنے محور پر $12 \frac{3}{4}$ درجے گھوم جائے گی، یعنی زمینی مطلع کے لحاظ سے یہ فاصلہ پورے تیرہ درجے طول البلد کا ہوگا۔ لیکن اگر کسی شام کو چاند کی رفتار کم سے کم ہے تو اس کے اور آفتاب کے درمیان فصل میں نصف درجے کا اضافہ ہونے کے لیے کوئی ایک گھنٹہ، منٹ کا وقت درکار ہوگا جو زمینی مطلع کے لحاظ سے پورے سترہ درجے طول البلد کا فرق ہو جائے گا۔ سہولت کی خاطر اس منطقے کی چوڑائی تیرہ درجے سے لے کر سترہ درجے طول البلد تک کہی جاسکتی ہے۔ تاہم یہ لازم نہیں ہے کہ رویت اور عدم رویت میں شمسی، قمری فصل نصف درجے ہی کا ہو اور اس سے کم پر یہ صورت واقع نہ ہو سکے۔ مثلاً یہ ناممکن نہیں ہے کہ رویت اور عدم رویت میں کسی مرتبہ فرق شمسی، قمری فصل کے صرف $\frac{1}{2}$ درجے کا ہو۔ اس صورت میں اوپر دیتے ہوئے زمینی فاصلے بھی نصف رہ جائیں گے۔ غرض زیر نظر سوال میں جس علاقے کی بابت استفسار کیا گیا ہے وہ کوئی متعین علاقہ نہیں ہو سکتا جس کے دو بڑے اسباب ہیں یعنی: ۱) کسی شام کو عدم رویت اور رویت کے درمیان فرق پیدا کرنے

والمختلف عوامل، جس میں شمسی، قمری فصل کا فرق بھی شامل ہے۔ اور (۲) اس شام کو چاند کی رفتار۔ ویسے رویت اور عدم رویت کے درمیان شمسی، قمری فصل کو کم و بیش نصف درجہ ماننے پر زمینی فاصلوں کی اصطلاحوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ممکن ہے کہ ایران کے مغربی علاقے، عراق کے مشرقی علاقے اور سعودی عرب کے وسطی علاقوں میں کسی جگہ رویت ہو اور اس پر صغیر کے انتہائی مغربی حصے یعنی مغربی پاکستان میں کسی جگہ بھی نہ ہو سکے۔

سوال ۹۔ اصطلاحی نئے چاند کی پیدائش اور ہلال کی واقعی رویت کے درمیان وقت کا کتنا فرق ہے؟ اور کیا یہ ممکن ہے کہ ان دونوں کے درمیان وقت کا جو فرق ہے اس کے گزرنے سے پہلے ہی کسی جگہ چاند نظر آجائے؟

جواب۔ ہلال کی واقعی رویت، ایک ایسی چیز ہے جس پر متعدد عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان کا مجمل طور پر ذکر سوال نمبر ۱ اور سوال نمبر ۲ کے جوابوں میں کیا گیا ہے۔ ان عوامل کی وجہ سے قطعیت کے ساتھ یہ بتانا بہت مشکل ہے کہ فلکیاتی اصطلاح کے نئے چاند اور رویتِ ہلال میں وقت کا کتنا فرق ہوگا جیسا کہ سوال نمبر ۱ کے جواب میں کہا جا چکا ہے، رویتِ ہلال کے امکانات عموماً اُس وقت شروع ہو جاتے ہیں جب آفتاب اور چاند کے درمیان کم و بیش ۱۲ درجے کا فصل واقع ہو جائے۔ اس ضمن میں سب سے اہم چیز چاند کی اُس دن کی رفتار ہے، کیونکہ آسمان پر کرہ قمر کی رفتار مختلف دنوں (یعنی ۳۶ گھنٹوں) میں کوئی پونے بارہ درجے سے لے کر سوا پندرہ درجے تک گھٹی بڑھتی رہتی ہے۔ اس کا سبب وہ قانونِ فطرت ہے جس کے تحت کسی جرمِ فلکی کے گرد گھومنے والے دوسرے اجرامِ فلکی کی رفتار اُس وقت سب سے زیادہ تیز ہوتی ہے جب وہ اپنے مدار پر مرکزی جرمِ فلکی سے قریب ترین فاصلے یعنی "حضيض" پر ہوں اور اُس وقت سب سے زیادہ دھیمی ہوتی ہے جب وہ مرکزی جرمِ فلکی سے بعید ترین فاصلے یعنی "معتبا" پر ہوں۔ فاصلوں کی اس کمی بیشی کا سبب یہ ہے کہ آفتاب کے گرد سیاروں (PLANETS) اور سیاروں کے گرد ان کے توابع یا چاندوں (SATELLITES OR MOONS) کے مدار بالکل گول نہیں ہوتے بلکہ یہ ایک لمبوترے دائرے (ELLIPSE) کی شکل کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ مدار پر ایک گردش کے دوران

سیاروں یا تواریخ کا فاصلہ مرکزی جرم فلکی سے بدلتا رہتا ہے۔ چاند کا زمین سے اوسط فاصلہ ۲ لاکھ ۳۹ ہزار میل بتایا جاتا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ کوئی ۲ لاکھ ۲۱ ہزار ۵ سو میل اور تقریباً ۲ لاکھ ۵۲ ہزار ۷ سو میل کے درمیان گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ یعنی زمین سے چاند کے قریب ترین اور بعید ترین فاصلے میں کوئی ۳۱ ہزار ۲ سو میل کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اسی سبب سے زمین کے گرد ایک گردش میں چاند کی رفتار گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ اب آفتاب اور چاند کے درمیان واقع ہونے والے فصل کا تعین کرنے کے لیے ہمیں چاند کی رفتار کے ساتھ آفتاب کی روزانہ کی رفتار کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا۔ کیونکہ آفتاب خطِ مسیرِ الشمس (ECLIPHTIC) پر روزانہ تقریباً ایک درجہ آگے بڑھ جاتا ہے، اور چونکہ حرکتِ شمس بھی اسی سمت ہوتی ہے جس سمت کہ قرہ بڑھتا ہے اس لیے آفتاب کی اس ظاہری حرکت کو کہہ کرہ قمر کی روزانہ کی رفتار سے منہا کر دینا ہو گا پس ۲۲ گھنٹوں میں آفتاب اور چاند کے درمیان جو حقیقی فصل واقع ہو سکتا ہے اس کی کم سے کم مقدار کوئی پونے گیارہ درجے اور زیادہ سے زیادہ مقدار تقریباً سوا چودہ درجے ہوگی۔ تو اس کا حساب بڑی آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ لیکن اس سے قطع نظر جب چاند آفتاب سے کم دبیش ۱۲ درجے دور ہو جاتا ہے تو اس نوبت پر دوسرے عوامل رویت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ چنانچہ سائنسی طور پر یہ بتانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے کہ نیا چاند آفتاب سے ۱۲ درجے پٹنے کے بعد مزید کتنے دقیقے کا فصل واقع ہونے پر دکھائی دے گا یا کسی غیر معمولی صورت میں ۱۲ درجے سے کم کے فصل پر ہی دکھائی دے جائے گا۔ چونکہ اس کا تعین بہت مشکل ہے اس لیے یہ بتانا بھی تقریباً ناممکن ہے کہ کسی ماہِ فلکیاتی اصطلاح کے نئے چاند اور ہلال کی واقعی رویت کے درمیان امت کا کتنا فرق ہوگا، کیونکہ مختلف عوامل رویت پر اس طرح اثر انداز ہو سکتے ہیں کہ کسی مرتبہ اور کسی نیا چاند ممکن ہے کہ کہہ قرہ اور آفتاب کے درمیان ۱۲ درجے یا اس سے بھی کم، مثلاً ۱۱ درجے ۵۰ دقیقے کا فصل واقع ہونے پر ہی دکھائی دے جائے، کسی جگہ ممکن ہے کہ ۱۲ درجے ۱۰ دقیقے کا فصل ہونے پر نظر آئے، کسی جگہ رویت ۱۲ درجے ۲۰ دقیقے کا فصل واقع ہونے پر ہی ہو اور کبھی کسی جگہ غیر معمولی حالات کی وجہ سے یہ بھی ممکن ہے کہ نیا چاند آفتاب سے ۱۲ ۱/۲ درجے کا فصل واقع ہونے سے پہلے دکھائی دے۔ برصغیر پاکستان دہند کے منجمین اپنے صد ہا سال کے مشاہدے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ

جب کہ قرعہ قمر اور آفتاب کے درمیان ۱۲ درجے ۲۰ دقیقے کا فاصلہ ہو جاتے تو مطلع صاف ہونے پر نیا چاند دکھائی دے جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہمارے اس بڑے صغیر سے متعلق ہے۔ لیکن ہے کہ نسبتاً جنوب مثلاً انڈونیشیا یا نسبتاً شمال مثلاً ترکی میں رویت کے حالات و درجات عموماً اس سے کچھ مختلف ہوتے ہوں۔ (نظر ماتی طور پر بصری کیمیا بہ نسبت انڈونیشیا میں رویت کے حالات کو زیادہ سازگار ہونا چاہیے)۔ تاہم آفتاب اور چاند کے درمیان مذکورہ بالا مختلف درجات پر مشتمل فاصلے چاند کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم رفتار کے تحت، جن مختلف اوقات میں واقع ہوں گے انہیں ایک نقشے کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے :

اس فصل کے واقع ہونے کے لیے جو وقت درکار ہوگا		رویتِ ہلال کے لیے شمسی-قمری فصل
چاند کی زیادہ سے زیادہ رفتار کی صورت میں	چاند کی کم سے کم رفتار کی صورت میں	
۱۹ گھنٹے ۵۵ منٹ تقریباً	۲۶ گھنٹے ۲۶ منٹ تقریباً	۱۱ درجے ۵۰ دقیقے
۲۰ گھنٹے ۱۲ منٹ	۲۶ گھنٹے ۸ منٹ	۱۳ درجے
۲۰ گھنٹے ۲۹ منٹ	۲۷ گھنٹے ۱۰ منٹ	۱۲ درجے ۱۰ دقیقے
۲۰ گھنٹے ۴۶ منٹ	۲۷ گھنٹے ۳۲ منٹ	۱۲ درجے ۲۰ دقیقے
۲۱ گھنٹے ۳ منٹ	۲۷ گھنٹے ۵ منٹ	۱۲ درجے ۳۰ دقیقے

مندرجہ بالا اعداد و شمار سے اس تصور کی تصحیح ہو جاتی ہے کہ غلکیاتی نیا چاند ۲۴ گھنٹے یا ۳۰ گھنٹے گزرنے سے پہلے ہلال کی شکل میں نمودار نہیں ہو سکتا۔ اس ضمن میں البتہ مختلف مقامات کی بلاتے وقوع کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔ کیونکہ نیا چاند رویت کی منزل تک پہنچنے پر بھی کسی جگہ غروبِ آفتاب کے بعد ہی دکھائی دیکھا۔ اس کی وضاحت کے لیے ایک مثال پر غور کیجیے۔ فرض کیجیے کہ کسی دن رفتارِ قمر ایسی ہے کہ قرعہ قمر کو غلکیاتی نئے چاند کی منزل پر پہنچنے کے بعد سے رویت کی نوبت تک پہنچنے کے لیے (جو شمسی قمری فصل کے ۱۲ درجے ۲۰ دقیقے فرض کی جاسکتی ہے) ۲۲ گھنٹے کا وقت درکار ہوتا ہے۔ ان ۲۲ گھنٹوں کے ختم پر جس جگہ مغرب کے کچھ ہی بعد کا

وقت ہوگا وہاں مطلع صاف ہونے پر رویتِ ہلال ہو جائے گی۔ اس طرح یہ وہ جگہ ہوگی جہاں اُس شام کو سب سے پہلے نیا چاند دکھائی دیکھا اور اُس جگہ کی نسبت سے فلکیاتی نئے چاند اور رویت کے درمیان ۲۲ گھنٹے کا ہی فرق ہوگا۔ لیکن کسی ایسے مقام کے لیے جہاں غروبِ آفتاب، اول الذکر مقام کے ۲ گھنٹے بعد ہو تو اس دوسرے مقام کی نسبت سے فلکیاتی نئے چاند اور رویت کے درمیان فرق ۲۴ گھنٹے کا ہوگا کیونکہ ظاہر ہے کہ نیا چاند غروبِ آفتاب کے بعد ہی دکھائی دے گا،۔ اسی طرح اگر ایک تیسرے مقام پر غروبِ آفتاب مزید دو گھنٹے بعد ہوتا ہے تو وہاں فلکیاتی نئے چاند اور رویت کے درمیان ۲۶ گھنٹے کا فرق ہوگا۔ یہاں نیا چاند پہلے دونوں مقامات کی بہ نسبت زیادہ واضح ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ اس دن فلکیاتی نئے چاند اور رویتِ ہلال کے درمیان ۲۴ گھنٹے یا ۲۶ گھنٹے کا فرق رہا۔ بلکہ فلکیاتی نئے چاند اور رویت کے درمیان وہاں ۲۴ سے پہلے ہوئی تھی، حقیقی فرق تو ۲۲ ہی گھنٹے کا تھا۔ لہذا مختلف مقامات کی نسبت سے جو فرق ہوگا وہ قابلِ لحاظ نہیں ہوگا بلکہ یہ صرف اُن مقامات کی نسبت سے تصور کیا جائے گا۔

تفصیل بالا سے واضح ہوتا ہے کہ کسی دن فلکیاتی نئے چاند کو رویت کی منزل تک پہنچنے کے لیے جو وقت درکار ہوتا ہے وہ بڑی حد تک اُس دن کی رفتارِ قمر پر منحصر ہوتا ہے۔ اس کے بعد جب کہ قرۃ آفتاب سے کوئی ۱۲ درجے دور ہو جائے تو عموماً ۱۲ سے تقریباً $\frac{1}{2}$ تک کا فصل واقع ہونے کے درمیان دوسرے عوامل رویت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ چنانچہ قطعیت کے ساتھ یہ کہنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے کہ فلکیاتی نئے چاند اور رویتِ ہلال کے درمیان وقت کا ٹھیک ٹھیک فرق کتنا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ یہ دعویٰ کرنا تقریباً ناممکن ہے کہ کسی ماہِ آسمان پر اپنے مقام کے پیشِ نظر، نیا چاند کس علاقے سے دکھائی دینا شروع ہوگا جبکہ مختلف مقامات کے لیے مختلف عوامل بھی مختلف طرح اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اس طرح چونکہ رویتِ ہلال کا وقت قطعیت کے ساتھ طے نہیں کیا جاسکتا اس لیے یہ سوال ہی باقی نہیں رہتا کہ آیا فلکیاتی نئے چاند اور ہلال کے درمیان کسی مفروضہ وقت کے گزرنے سے پہلے بھی نیا چاند دیکھا جاسکتا ہے؟

سوال ۱۔ اصطلاحی نئے چاند کی پیدائش کی تاریخ اور وقت کا تعین جس طرح ٹھیک

ٹھیک حساب لگا کر پیشگی کیا جاتا ہے کیا اسی طرح رویتِ ہلال کی تاریخ کا تعین بھی قطعی صحت

کے ساتھ پہلے سے کیا جاسکتا ہے یا اس معاملے میں صرف امکانی رویت کی پیش گوئی کی جاسکتی ہے؟

جواب - اس سوال کا کچھ حل تو گذشتہ جواب سے ہو جاتا ہے۔ رویتِ ہلال کی تاریخ کا تعین کر کے ارض کے ایک حصے کے لیے پورے اعتماد کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ایک حصے کے لیے پورے اعتماد کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہاں رویت نہیں ہوگی۔ لیکن جہاں رویت اور عدم رویت کے درمیان ایک "غیر یقینی منطقہ" واقع ہوگا وہاں صرف امکانی رویت کی پیش گوئی کی جاسکے گی۔ یہ منطقہ ہر ماہ مختلف طول البلدوں پر واقع ہوگا۔ ہم اس "منطقہ فاصل" کے لیے امکانی حدیں بھی تجویز کر سکتے ہیں جو بڑی حد تک انسانی مشاہدے پر مبنی ہیں۔ مثلاً یہ طے کیا جاسکتا ہے کہ اس منطقے کی مشرقی حدود وہاں ہوگی جہاں غروبِ آفتاب کے وقت چاند اور آفتاب کے درمیان فصل ۱۱ درجے ۵۰ دقیقے یا ۱۲ درجے ہو، اور مغربی حدود وہاں ہوگی جہاں آفتاب اور چاند کے درمیان فصل ۱۲ درجے ۲۰ دقیقے یا ۱۲ ½ درجے ہو۔ اس طرح ان منطقوں کی مفروضہ چوڑائی شمسی قمری فصل کے ۳۰ دقیقے یا نصف درجے پر مشتمل ہوگی۔ جیسا کہ سوال ۱۷ کے جواب میں بھی بتایا جا چکا ہے۔ اس نصف درجے کے فصل کو چاند اپنی مختلف رفتاروں کے تحت، وقت کی مختلف مقداروں میں طے کرے گا۔ نتیجہً زمین پر بننے والے منطقہ فاصل کی چوڑائی چاند کی اُس دن کی رفتار پر منحصر ہوگی اور چاند کی رفتار اور اس منطقے کی چوڑائی میں نسبتِ معکوس ہوگی، یعنی چاند کی رفتار زیادہ ہوگی تو یہ زمینی منطقہ کم چوڑا ہوگا اور چاند کی رفتار کم ہوگی تو یہ زمینی منطقہ زیادہ چوڑا ہوگا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ چاند اگر مذکورہ نصف درجے شمسی، قمری فصل کو جلد طے کرے گا تو اس اثنا میں زمین اپنے محور پر کم گھومے گی، اور اگر چاند مذکورہ فصل کو دیر میں طے کرے گا تو زمین اتنے عرصے میں اپنے محور پر زیادہ گھوم جائے گی، لہذا چاند کی رفتار اور زمین پر بننے والے "منطقہ فاصل" میں نسبتِ معکوس ہوئی۔ اس منطقہ فاصل کو عام "منطقہ رویت" بھی کہا جاسکتا ہے کیونکہ عموماً رویت اسی منطقے کی حدود کے اندر ہوگی۔ غرض اس عام منطقہ رویت کی چوڑائی چاند کی کم سے کم رفتار کی صورت میں تقریباً ۱۷ درجے طول البلد اور چاند کی زیادہ سے زیادہ رفتار کی صورت میں تقریباً ۱۳ درجے طول البلد ہوگی اور یہی وہ منطقہ ہوگا جس میں رویت کی پیش گوئی قطعیت کے ساتھ نہیں کی جاسکے گی۔

واضح ہو کہ اس منطقے کی یہ مفروضہ چڑھائی عام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے متعین کی گئی ہے جس پر چاند کی رفتار کے علاوہ موسمی حالات اور فضائی کیفیات سے متعلق متعدد عوامل غیر معمولی طور پر بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ لازم نہیں ہے کہ اس منطقے کی چڑھائی اس سے کم نہ ہو سکے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ رویت اور عدم رویت کے درمیان فرق کے لیے ایک درجہ ارضی طول البلد کا فصل بھی کافی ہے (خط استواء پر ایک درجہ طول البلد کا فاصلہ انتہائی کم ہوتا ہے۔ خط استواء سے شمال یا جنوب میں بڑھنے پر یہ فاصلہ کم ہوتا جائے گا)۔ رویت کی کسی شام کو کرۂ ارض پر ایک علاقہ ایسا بھی ہوگا جہاں شترقاغرتا چند میل کے فاصلے کا فرق رویت اور عدم رویت کا فرق پیدا کر سکتا ہے۔ سائنسی الفاظ میں یہ علاقہ رویتِ ہلال کے مظہر (PHENOMENA) کے لیے ایک "نازک مرحلہ" (CRITICAL STAGE) ہوگا۔ لیکن موسمی حالات اور فضائی کیفیات کے غیر یقینی عوامل کی بنا پر یہ کہنا ناممکن ہے کہ چند میل چڑھائی کا یہ طول البلدی خطہ، رویت کی کسی شام کو مذکورہ منطقہ فاصلے کے کس حصے میں پڑے گا۔ چونکہ رویتِ ہلال کا یہ یقینی نازک مرحلہ عموماً اُس منطقے میں واقع ہوتا ہے جو آفتاب اور چاند کے درمیان ۱۱ درجے ۵۰ دقیقے سے لے کر ۱۲ درجے ۲۰ دقیقے تک یا ۱۲ درجے سے لے کر ۱۲ ½ درجے تک کا فصل واقع ہونے کے دوران زمین پر بنتا ہے، اس لیے اس پورے علاقے کو غیر یقینی منطقہ رویت یا "منطقہ فاصل" قرار دیا گیا ہے جس کی وضاحت اوپر کی جا چکی ہے۔ یہاں یہ صراحت نامناسب نہ ہوگی کہ منطقہ فاصل کی دونوں حدوں کا تعین اگر منازل قمر کے حساب سے واقع ہونے والے فصلوں کی بنیاد پر کیا جائے تو پھر یہ منطقہ شمسی قمری فصل کے نصف درجے (۳۰ دقیقے سے کچھ کم یعنی ۲۷ ½ دقیقے شمسی قمری فصل کا بنتا ہے۔ زمین پر اس منطقے کی چڑھائی چاند کی کم سے کم رفتار کی صورت میں تقریباً ۱۲ درجے طول البلد اور چاند کی زیادہ سے زیادہ رفتار کی صورت میں تقریباً ۱۲ درجے طول البلد ہوگی۔ چونکہ اس منطقہ فاصل کے حدود اور اس کے مقام کے تعین کی تفصیلات، منازل قمری بحث کی وجہ سے کچھ طویل ہیں۔ اس لیے یہاں اس منطقے کا ذکر نہیں کیا گیا بلکہ ایک عام بیان کافی سمجھا گیا۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس منطقے کی مشرقی حد وہ ہوگی جہاں غروب آفتاب کے وقت شمسی قمری فصل ۱۱ درجے ۲۵ دقیقے ہو اور مغربی حد وہ ہوگی جہاں شمسی قمری فصل ۱۲ درجے ۲۰ دقیقے ہو۔ اس طرح اس کے حدود اور پرتائے ہوتے

اول الذکر منطقے سے زیادہ مختلف نہیں ہیں کیونکہ اس کی سمت مشرقی حد بدلی ہوتی ہے جو شمسی قمری فصل کے ۱۱ درجے ۵۰ دقیقے سے شروع ہونے کی بجائے ۱۱ درجے ۱۰ دقیقے سے شروع ہوتی ہے۔

رویت پر اثر انداز ہونے والے جن عوامل کا ذکر دوسرے سوالات کے جوابوں میں کیا گیا ہے، ان کے علاوہ ایک عامل (FACTOR) زمین اور چاند کا درمیانی فاصلہ بھی ہے۔ اس فاصلے کے گھٹنے بڑھنے کا ذکر سوال ۹ کے جواب میں کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ جب چاند زمین سے قریب ترین ہو تو وہ زیادہ روشن اور نسبتہ زیادہ بڑا ہوتا ہے، گو عام طور پر لوگ یہ محسوس نہیں کرتے۔ لہذا یہ عین ممکن ہے کہ کتر شمسی، قمری فصل یعنی ۱۲ درجے کے آس پاس رویت کا ایک بڑا سبب چاند کا زمین سے قریب نہ ہونا ہو۔

یہاں منطقہ فاصل کے ایک اور پہلو پر بھی غور کیا جا سکتا ہے جو یہ ہے کہ چونکہ رویت کے مذکورہ غیر یقینی منطقے بڑے ملکوں میں بھی پڑ سکتے ہیں لہذا ان کی غیر یقینیت عملاً باقی نہیں رہے گی۔ مثلاً فرض کیجئے کہ رویت کی کسی شام کو یہ منطقہ مغربی پاکستان پر واقع ہوتا ہے اور اس شام کو چاند کی رفتار ایسی ہے کہ یہ منطقہ کوئی ۴ درجے طول البلد چوڑا بنتا ہے، اس صورت میں یہ عین ممکن ہے کہ رویت ہلال لاہور اور اس کے فواحی علاقوں میں نہ ہو سکے لیکن بلوچستان کے مغربی علاقوں میں ہو جائے۔ بہ الفاظ دیگر گو لاہور سے بلوچستان کے وسطی علاقے تک رویت غیر یقینی رہے گی لیکن مغربی علاقے میں نیا چاند دکھائی دے جائے گا۔ اس طرح پورے مغربی پاکستان کے لیے رویت ہلال کا اعلان ہو جائے گا اور غیر یقینیت یا رویت کی امکانی پیش گوئی کا عنصر عملاً باقی نہیں رہے گا۔ واضح ہو کہ بلوچستان کے انتہائی مغربی سرے اور پنجاب کی انتہائی مشرقی سرحد کے درمیان ۴ درجے طول البلد سے کچھ زیادہ ہی کا فاصلہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ کسی ماہ رویت ایران کے مشرقی علاقوں میں نہ ہو لیکن مغربی علاقوں میں ہو جائے۔ یہی صورت سعودی عرب کے لیے بھی ممکن ہے۔ لہذا ایسے ممالک کے لیے جن کی طول البلدی چوڑائی خاص ہو، اس غیر یقینی منطقے کا عملاً کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(باقی)